سنن نسائی اور اس کا اسلوب تدوین

* ڈاکٹر عبدالحمید خان عباسی

امام نسائی کا مختصر تعارف

سنن نسائی کے مؤلف امام نسائی کا نام احمد اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ پورا نسب یوں ہے: احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن دینار۔ آپ خراسان کے شہر ''نسا'' میں پیدا ہونے کی وجہ سے نسائی کہلاتے ہیں۔ ۲۱۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۳ صفر ۳۰۳ ہجری میں وفات پائی۔ آپ مکہ معظّمہ میں صفاء ومروہ کے درمیان مدفون ہیں۔ ابتدائی تعلیم آپ نے خراسان ہی میں حاصل کی۔ پندرہ سال کے ہوئے تو عراق، شام اور مصر کا سفر کیا اور بڑے بڑے ائمہ فن سے علمی استفادہ کیا(۱)۔

امام نسائی کو تمام اسلامی علوم میں مہارت حاصل تھی۔ علم حدیث میں ان کا مقام خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ارباب سیر اور ان کے معاصرین نے علم حدیث میں ان کے فضل وکمال اور علمی تبحر کا اعتراف کیا ہے(۲)۔ ان کی مختلف النوع تصانیف میں سے کچھ یہ ہیں: الأخوة والأخوات، الأسماء والكنى، اسماء الرواة والتمييز بينهم، الإغراب =مسند حديث شعبة وسفيان، إملأته الحديثية، تسمية فقهاء الأمصار من أصحاب رسول، الله ﷺ ومن بعده من أهل المدينة، تسمية من لم يروعنه غير رجل واحد،الجرح والتعديل، جزء من حديث عن النبی ﷺ،حديث قتيبة بن سعد ، عن أبی عوانه ، خصائص علی، ذ كر المدلسين،الرباعيات من كتاب السنن المأثورة، السنن الصغری (المجتبیٰ)، السنن الكبری، شيوخ الزهری،الضعفاء والمتروكين، الطبقات ، عمل يوم وليلة والراجح أنه من الكبری ، مسند حديث ابن جريج، مسند حديث الزهری بعلله والكلام عليه، مسند حديث سفيان الثوری، مسند حديث شعبة بن الحجاج، مسند

* اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ قرآن وتفسیر کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

حديث مالك بن انس، مسند حديث يحيىٰ بن سعيد القطان، مسند علی بن أبی طالب، مسند منصور بن زاذان الواسطی، معجم شيوخه، مناسك الحج اور من حدَّث عن ابن أبی عروبة ولم يسمع عنه (۳)۔

سنن نسائی کا تعارف

امام نسائی کی سنن کا تعارف درج ذیل نکات کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے:

سنن کا نام اور سبب تألیف

امام نسائی نے ابتداء میں ایک کتاب میں احادیث کو مدون کیا جس کا نام "السنن الکبری" رکھا۔ اس کو امیر رملہ (۴) کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نے پوچھا کہ کیا اس میں تمام احادیث صحیح ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، اس میں صحیح اور حسن دونوں قسم کی روایات موجود ہیں۔ امیر نے عرض کیا کہ آپ میرے لیے صرف صحیح احادیث کا انتخاب فرما دیں۔ چنانچہ آپ نے خود "السنن الکبری" میں سے صحیح نوعیت کی احادیث کا انتخاب فرمایا اور اس انتخاب کا نام "المجتبیٰ" رکھا اور یہی کتاب "سنن النسائی" کے نام سے مشہور ہوئی۔ اصحاب شروح وحواشی جب کبھی أخرجه النسائی کہتے ہیں تو یہی سنن مراد ہوتی ہے (۵)۔

کتب صحاح میں سنن نسائی کا مقام

سنن نسائی کتب صحاح ستہ میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ بخاری اور مسلم دونوں کے فقیہانہ ومحدثانہ طریقوں کی جامع ہے لیکن افادیت میں ان کتابوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس میں صرف روایات ہی کو مدون نہیں کیا گیا ہے بلکہ علل حدیث اور دیگر علوم وفنون کو بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ حسن ترتیب اور جودت تالیف میں بھی ممتاز ہے۔ اس حقیقت کی تائید درج ذیل اقوال سے ہوئی ہے:

① حافظ ابوعبداللہ بن رشید (م ۷۲۱ھ) (۶) کہتے ہیں:

”وأنه أبدع الكتب المصنفة فی السنن تصنيفاً وأحسنها ترصيفاً، وهو جامع بين طريقتی البخاری و مسلم مع حظ كبير من بيان العلل“(۷)۔

(علم سنن میں جس قدر کتب تالیف ہوئی ہیں، ان سب میں یہ کتاب تصنیف کے لحاظ سے انوکھی اور ترتیب کے لحاظ سے بہترین ہے۔ یہ بخاری و مسلم دونوں کے اسلوب کی جامع ہے۔ نیز علل حدیث کے ایک خاصے حصّے کا بیان اس میں آ گیا ہے)۔

۲۔ حافظ سخاوی نے ابن الاحمرؒ (م ۳۶۵ھ)(۸) کے بعض مکی شیوخ کا یہ قول نقل کیا ہے:

”أنه أشرف المصنفات كلها وما وضع فی الاسلام مثله“(۹)۔

(یہ اس فن کی تمام تصنیفات سے بڑھ چڑھ کر ہے اور اسلام میں اس کی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی)۔

۳۔ امام نسائی خود فرماتے ہیں:

”كتاب السنن صحيح كله وبعضه معلول ۔ والمنتخب المسمی المجتبیٰ صحيح كله“(۱۰)۔

(کتاب السنن تمام تر صحیح ہے اور اس کے بعض حصے میں علت ہے، منتخب مجتبیٰ نامی کتاب تمام تر صحیح ہے)۔

یہ اقوال اور جو اُن کے علاوہ ہیں (۱۱) واضح طور پر دلالت کرتے ہیں کہ سنن نسائی مصادر حدیث بالخصوص صحاح ستہ میں ایک اہم اور منفرد مقام و مرتبہ کی حامل ہے۔ یہ انفرادیت امام نسائی کی شروط سے بھی عیاں ہوتی ہے۔

امام نسائی کی شرائط

شرائط کے اعتبار سے امام نسائیؒ کی کتاب ”السنن“ خاص اہمیت کی حامل ہے۔ فن حدیث کے ماہرین نے جب راویان حدیث کی جانچ پرکھ کی تو انہیں معلوم ہوا کہ تنقیدِ رواۃ اور صحت اسناد کے بارے میں امام نسائی کی شرائط

بہت سارے دیگر محدثین کے مقابلہ میں کافی سخت ہیں، حتیٰ کہ بعض علماء نے بخاری و مسلم سے بھی زیادہ سخت قرار دیا ہے۔ ذیل میں کچھ اقوال نقل کیے جاتے ہیں جن سے امام نسائی کی شرائط کا پتہ چلتا ہے:

۱۔ امام نسائی خود فرماتے ہیں:

''جب میں نے کتاب السنن مدون کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان شیوخ سے روایت کرنے میں استخارہ کیا جن کے متعلق میرے قلب میں کسی طرح کا شک تھا، چنانچہ بہتر یہ معلوم ہوا کہ ان سے روایت نہ کروں۔ لہٰذا بہت سی ایسی روایتیں جنہیں میں عالی سند سے بیان کر سکتا تھا ان کو اسی وجہ سے نازل سند سے نقل کیا ہے'' (۱۲)۔

۲۔ ابن طاہر مقدسی کہتے ہیں:

''میں نے امام ابوالقاسم سعد بن علی زنجانی (م ۴۷۱ھ) (۱۳) سے ایک راوی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کی توثیق کی۔ میں نے کہا کہ امام نسائی تو اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ بیٹا! رجال میں امام نسائی کی شرائط امام بخاری اور امام مسلم سے زیادہ سخت ہیں'' (۱۴)۔

۳۔ حافظ ابوطالب فرماتے ہیں:

''امام نسائی جس پر صبر کر گئے اس پر اور کون صبر کر سکتا ہے۔ ان کے پاس ہر ہر باب کے لیے ابن لہیعہ (م ۱۷۴ھ) (۱۵) کی احادیث تھیں مگر انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی کیونکہ وہ ابن لہیعہ کی حدیث روایت کرنا درست نہیں سمجھتے تھے'' (۱۶)۔

۴۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

''فکم من رجل أخرج له أبو داود و الترمذی تجنب النسائی اخراج حدیث جماعة من رجال الصحیحین'' (۱۷)۔

(بہت سے ایسے اشخاص ہیں کہ جن سے ابوداؤد اور ترمذی نے روایتیں لی ہیں، مگر امام نسائی نے ان کی روایتوں سے احتراز کیا ہے بلکہ امام نسائی نے تو صحیحین تک کے راویوں

کی ایک جماعت سے حدیث روایت کرنے سے اجتناب کیا ہے)۔

۵۔ مشہور محدث امام ابوالحسن معافری (م ۴۰۳ھ) جو محدث دارقطنی اور حاکم کے معاصر ہیں، فرماتے ہیں:

''اذا نظرت الی مایخرجه أهل الحديث فما خرجه النسائی أقرب الی الصحة مماخرجه غيره''(۱۸)۔

(جب تم محدثین کی روایت کردہ احادیث پر نظر ڈالو گے تو جس حدیث کی تخریج امام نسائی نے کی ہو گی وہ دوسروں کی روایت کردہ حدیث کے مقابلہ میں صحت کے زیادہ قریب ہو گی)۔

۶۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ علماء کے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''وفی الجملة فکتاب النسائی اقل الکتب بعد الصحيحين حديثا ضعيفا ورجلا مجروحا و يقاربه کتاب ابی داؤد وکتاب الترمذی''(۱۹)

(اور بالجملہ امام نسائی کی کتاب میں ضعیف حدیث اور مجروح راویوں کی تعداد صحیحین کے بعد سب کتابوں سے کم ہے۔ اس کے قریب امام اُبوداؤد اور امام ترمذی کی کتابیں ہیں)۔

۷۔ علامہ حازمیؒ (م ۵۲۸ھ) نے بھی یہی فیصلہ فرمایا ہے کہ امام اُبوداؤد کی طرح امام نسائی بھی کامل الضبط وکثیر الملازمة، کامل الضبط وقلیل الملازمَۃ اور ناقص الضبط وکثیر الملازمَۃ راویوں کے ان طبقوں سے استیعاب کرتے ہیں جبکہ ناقص الضبط وقلیل الملازمَۃ سے انتخاب کرتے ہیں اور پانچویں طبقہ (یعنی الضعفا والمجاهیل) سے اصلاً روایت نہیں کرتے (۲۰)۔

حافظ جلال الدین سیوطی نے احادیث نسائی کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

(الف) وہ احادیث جو بخاری اور مسلم میں ہیں۔

(ب) وہ احادیث جو بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق ہیں۔

(ج) وہ احادیث جن کی تخریج خود امام نسائی نے کی ہے اور اگر ان میں کوئی علت تھی تو اسے بیان کر دیا ہے(۲۱)۔

خلاصہ یہ کہ صحیحین کے بعد امام نسائی کی شرائط سب سے سخت ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اہل علم سنن نسائی کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اسلوب تدوین

امام نسائی نے اپنی سنن کی تدوین و ترتیب میں جو اسالیب و مناہج اختیار کیے، ان میں سے چند ایک کو درج ذیل نکات کی صورت میں بیان کیا جاتا ہے:

1- ترتیب سنن

امام نسائیؒ نے اپنی سنن کو فقہی کتب و ابواب کے اسلوب پر مرتب کیا ہے۔پہلے وہ ایک کتاب قائم کرتے ہیں پھر اسے کئی ابواب میں تقسیم کر دیتے ہیں اور ہر باب کے لیے ایک ترجمہ (عنوان) وضع کرتے ہیں، پھر اس کے تحت احادیث بیان کرتے ہیں۔

2- تکرار حدیث

امام نسائی کا ایک اسلوب یہ ہے کہ وہ مختلف مسائل کے اثبات کے لیے ایک حدیث کو کئی ابواب میں مکرر ذکر کرتے ہیں، مثلاً:

الف۔ ''لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ ''۔اس حدیث کو امام نسائی نے کتاب الطهارة کے باب فَرَضِ الْوُضوءِ میں بھی بیان کیا ہے اور کتاب الزکاۃ کے باب الصَّدَ قَةِ مِنْ غُلُوْلٍ میں بھی۔

ب۔ اسی طرح ضمام بن ثعلبہ کی وہ روایت جس میں اس نے نبی اکرم ﷺ سے ارکان اسلام کے متعلق پوچھا۔اس روایت کو امام نسائی ایک بار کِتَابُ الصَّلَاۃ کے باب كَمْ فُرِضَت فِى الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ اور دوسری بار کِتَابُ الاِيْمَان و شرائعہ کے بَابُ الزَّكَاةِ کے تحت ذکر کیا ہے۔

ج۔ اسی طرح حدیث جبرائیل کو ایک بار کتابُ الایمان کے بَابُ نَعْتِ الاسْلَامِ اور دوسری بار صِفَةُ الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ کے تحت بیان کیا ہے۔

3 اسانید اور احادیث ذکر کرنے کا اسلوب

اسانید اور احادیث ذکر کرنے میں امام نسائی کا اسلوب یہ ہے کہ:

الف۔ وہ ایک متن حدیث کے جتنے بھی طرق (اسانید) روایت ہوں سب کو اختلاف الفاظ کے ساتھ ایک ہی جگہ جمع کر دیتے ہیں۔

ب۔ وہ تمام اسانید روایت ذکر کرنے کے بعد بعض اوقات ان اسانید میں سے مجروح نوعیت کی سندوں کی نشاندہی بھی کرتے ہیں اور بعض اوقات ان اسانید میں محاکمہ بھی کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ ان میں سے کون سی سند صحیح اور کون سی غیر صحیح ہے۔ اگر تمام اسانید صحیح ہوں تو بتلاتے ہیں کہ ان میں سے زیادہ صحیح اور زیادہ راجح کون سی سند ہے، مثلاً: امام نسائی نے کِتَابُ النِّکَاح کے باب النَّھْیِ عَنِ التَّبَتُّلِ (مجرد) کے تحت وہ حدیث بیان کی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے تجرد سے منع کیا ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی نے پانچ طرق سے ذکر کیا ہے:

الف۔ ایک روایت اسماعیل بن مسعود (۲۲) کی ہے جس کی سند میں اشعث (۲۳) ہے۔

ب۔ دوسری روایت اسحاق بن ابراہیم (۲۴) کی ہے جس میں قتادہ (۲۵) ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ''قَتَادَةُ أَثْبَتُ وَأَحْفَظُ مِنْ أَشْعَثَ وَ أَشْعَثَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ ''۔ (قتادہ اشعث سے زیادہ احفظ اور اشعث اثبت ہے مگر اشعث کی حدیث اشبہ بالصواب ہے)۔

ج۔ تیسری روایت میں خت (یحییٰ بن موسیٰ) (۲۶) ہیں جو زہری سے روایت کرتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ''اَلْأَوْزَاعِیُّ لَمْ یَسْمَعْ هَذَا الْحَدِیْثَ مِنَ الزُّهْرِیِّ ''(یعنی امام اوزاعی (۲۷) کا امام زہری سے سماع ثابت نہیں ہے)۔

د۔ اسی طرح کِتَابُ الطَّلَاق کے باب التَّوْقِیْتِ فِی الْخِیَارِ (خیار کی مدت متعین کرنا) کے تحت اس

حدیث کو بیان کیا ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا تھا کہ وہ تنگی گزران کی وجہ سے حضور ﷺ کو چھوڑ دیں یا اس کے باوجود حضور ﷺ کے نکاح میں رہیں۔ اس حدیث کو امام نسائی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد دوسری سند اور حدیث کے متعلق لکھتے ہیں: ''هَذَا خَطَأٌ وَالْأَوَّلُ أَوْلَى بِالصَّوَاب''(۲۸)۔ (یہ خطا ہے اور پہلی روایت درست ہے)۔

4- حدیث کے غریب اور موقوف ہونے کا بیان

بعض دفعہ ایک حدیث غریب سند سے مرفوعاً مروی ہوتی ہے اور مشہور سند کے لحاظ سے وہ حدیث موقوف ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں امام نسائی کا اسلوب یہ ہوتا ہے کہ وہ اس حدیث کے غریب اور موقوف ہونے کو بیان کر دیتے ہیں، مثلاً: روایت کرتے ہیں: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ(۲۹)عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ''رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ''(۳۰)۔ (میں نے حضور ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا روئے انور خیبر کی طرف تھا)۔

اسی مضمون کی دوسری حدیث ذکر کرنے کی بعد امام نسائی لکھتے ہیں: '' لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى عَلَى قَوْلِهِ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَحَدِيثُ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ الصَّوابُ مَوْقُوفٌ''۔ (یعنی اس حدیث کے رفع میں عمرو بن یحییٰ متفرد ہیں اور اصل میں یہ حدیث موقوف ہے)۔

5- اضطراب حدیث کی وضاحت

جب کسی حدیث کے متن میں اضطراب (۳۱) ہو تو امام نسائی اس کی وضاحت کر دیتے ہیں، مثلاً:

عن عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ كَانَ إِذَا كَانَ قَرِيبَ عَهْدٍ بِجِبْرِيلَ عليه السلام يُدَارِسُهُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ''(۳۲)۔

(ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کوئی ایسی